مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

مظلوموں کی مدد

قولہ تعالیٰ: وما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین من الرجال و النساء و الولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا و اجعل لنا من لدنک نصیراً.(سورۃ النساء ۷۵)

ترجمہ: آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کردے۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں علمائے کرام نے لکھا ہے کہ ظالموں کی بستی سے مراد (نزول کے اعتبار سے) مکہ ہے۔ جہاں ایسے کمزور اور مظلوم مسلمان باقی رہ گئے تھے جو جسمانی ضعف اور کمزوری کی وجہ سے ہجرت کرنے پر قادر نہ تھے اور بعد میں کافروں نے بھی ان کو جانے سے روک دیا۔ اور طرح طرح کے مظالم ڈھانے شروع کردیئے تاکہ یہ لوگ اسلام سے منحرف ہوجائیں۔ ان حضرات میں بعض کے اسماء بھی تفاسیر میں مذکور ہیں۔ مثلاً ابن عباس اور انکی والدہؓ، سلمہ بن ہشام، ولید بن ولیدؓ اور ابو جندل بن سھلؓ۔ (دیکھیئے تفسیر قرطبی) یہ حضرات اپنے ایمان کی پختگی کی وجہ سے انکے ظلم و ستم برداشت کرتے رہے اور اسلام پر مضبوط چٹان کی طرح جمے رہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ سے ان مصائب اور تکالیف سے نجات کی دعائیں انھوں نے برابر جاری رکھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ جہاد کے ذریعے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کو کفار کے ظلم و ستم اور جبر و تشدد سے نجات دلائیں۔ مذکورہ بالا آیت سے استدلال کرتے ہوئے علماء نے کہا ہے کہ جس علاقے میں مسلمان اسطرح ظلم و ستم کا شکار ہوں اور نرغہ کفار میں گھرے ہوئے ہوں تو دوسرے مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان مظلوموں کو کافروں کے ظلم و ستم سے بچانے کیلئے جہاد کریں۔

کاش کہ امت مسلمہ مذکورہ بالا حکم پر عمل کرتی۔ تو آج فلوجہ (عراق کا شہر) کے مسلمانوں کی لاشیں بے گور و کفن گلیوں اور محلوں میں پڑی ہوئی نظر نہ آتیں۔ اور آوارہ کتے ان کی لاشوں کو نہ نوچتے۔ اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ مظلوموں کی مدد کی جائے اور ظالم کو ظلم سے روکا جائے۔ جیسا کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" انصر اخاک ظالماً او مظلوماً" کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب وہ مظلوم ہو تو میں اسکی مدد کروں (یہ تو ٹھیک ہے) لیکن یہ تو بتلائیں اگر وہ ظالم ہو تو میں اسکی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسکو ظلم کرنے سے روک دو، یہی اسکی مدد کرنا ہے (رواہ بخاری، کتاب المظالم)

کیا آج عالم اسلام میں کوئی محمد بن قاسم نہیں جو کہ فلوجہ کے مظلوم مسلمانوں کی آواز سن کر ہمیشہ کیلئے ظالم امریکہ کی وحشیانہ بمباری کو ختم کر کے اپنے مظلوم بھائیوں بہنوں اور بے بس، نہتے بیٹوں اور بیٹیوں کو ظالم و وندوں سے نجات دلائے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اسلامی اخوت کے تقاضے

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ قال "المسلم اخو المسلم، لایظلمہ ولا یسلمہ، من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ، ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ من کرب یوم القیامۃ و من ستر مسلماً سترہ اللہ یوم القیامۃ (متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب المظالم و صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے نہ اسے (بے یار و مددگار چھوڑ کر دشمن کے) سپرد کرتا ہے جو اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی (بڑی) پریشانی دور فرمادے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

قارئین کرام:

مذکورہ بالا حدیث اس لحاظ سے بڑی اہم ہے کہ اس میں مسلمانوں کو ایک خاندان کے افراد کی طرح رہنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ جسطرح ایک شخص اپنے بیٹے اور بھائی وغیرہ پر کوئی ظلم کرنا، مدد کے وقت اسے بے یار و مددگار چھوڑنا پسند نہیں کرتا اسے کوئی ضرورت ہے تو اسے پوری کرنے کی، کسی تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہو تو اسے دور کرنے کی اور اس سے کوئی کوتاہی یا غلطی ہو جائے تو اسکی پردہ پوشی کی سعی کرتا ہے۔ یہی معاملہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ ہونا چاہیے۔

اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس کا بہترین صلہ اسے دنیا و آخرت میں عطا فرماتا ہے۔ گویا یہ اجتماعی کفالت کا ایک بہترین نظام ہے جس پر اگر مسلمان عمل کریں تو آخرت کی بھلائی کے ساتھ ان کی دنیا بھی جنت کی نظیر بن سکتی ہے۔ کاش مسلمان اپنے پیارے رسول ﷺ کی سنہری تعلیمات کو اپنا سکیں۔